Deeneislam.com - Urdu Islamic Website
www.deeneislam.com

ٹی وی اور عذابِ قبر

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی کا اصلاحی بیان

www.DeenEIslam.com

Find more at: www.deeneislam.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
دین کی باتیں سننے کے آداب	۶
وعظ کے دوران تسبیح نہ پڑھیں	۷
قبروں کا ادب واحترام	۸
قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں	۹
زندگی بھر کی محبت کا صلہ	۱۰
قبر کا عذاب برحق ہے	۱۱
عالم برزخ اور اس کی مثال	۱۳
عذاب قبر کا ایک واقعہ	۱۴
عام طور پر عذاب قبر پوشیدہ رہنے کی وجہ	۱۶
عذاب قبر کا سبب گناہ ہیں	۱۷
ٹی وی کا گناہ	۱۸

Find more at: www.deeneislam.com

فلم دیکھ کر ایصال ثواب	۱۹
ٹی وی گناہوں کا مجموعہ ہے	۲۱
ٹی وی اور بدنگاہی	۲۲
ٹی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرتناک واقعہ	۲۳
ٹی وی خریدنے پر عذاب قبر	۲۷
نجات گناہ چھوڑنے میں ہے	۲۹
میت کنکھجوروں کے محاصرے میں	۳۰
اذان کی بے حرمتی کا وبال	۳۲
ٹی وی اور رمضان کی بے حرمتی	۳۳
عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ	۳۴
اس کو ضرور پڑھئے!	۳۶

Find more at: www.deeneislam.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ٹی وی اور عذاب قبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ
وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ
لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُاَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

Find more at: www.deeneislam.com

أَمَّا بَعْدُ! ۔ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِنْ
تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا
كَرِيْمًا O صدق اللّٰه العظيم ۔ (سورۂ نساء، آیت ۳۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے! جن کاموں سے تم کو منع کیا جا رہا ہے، اگر تم ان ممنوعات میں سے جو بڑے بڑے گناہ ہیں، ان سے بچتے رہو گے تو ہم اپنے قاعدے سے تمہارے چھوٹے چھوٹے قصور اور گناہ صغیرہ معاف کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت مقام یعنی جنت میں داخل کر دیں گے۔

دین کی باتیں سننے کے آداب

میرے قابل احترام بزرگو! سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی انصاری صحابی کے جنازے میں شرکت فرماتے ہوئے جنت البقیع تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ قبر کی تیاری میں ابھی کچھ دیر ہے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ جلوہ افروز ہوگئے، اس حدیث کے راوی حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس باادب بیٹھ گئے اور ہم اس کیفیت کے ساتھ بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بے

Find more at: www.deeneislam.com

پناہ ادب اور دین کی طلب اور تڑپ پائی جاتی تھی، جب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دین کی کوئی بات سننے کے لئے بیٹھتے تو بالکل ہمہ تن متوجہ ہوکر بیٹھتے تھے، نہ ادھر اُدھر دیکھتے اور نہ اس طرح بیٹھتے جیسے کہ ان کے اندر طلب نہیں، ادب بھی یہی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی، آپ کی گردن جھکی ہوئی تھی اور جس طرح ایک بہت ہی فکرمند انسان بیٹھا ہوا لکڑی سے زمین کو کریدا کرتا ہے، بالکل اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے لکڑی سے زمین کرید رہے تھے اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ غم چھایا ہوا ہے اور آپ بہت گہری فکر اور سوچ میں ہیں اور ہم سب صحابہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے عذاب اور ثواب کے بارے میں کافی طویل وضاحت فرمائی۔

وعظ کے دوران تسبیح نہ پڑھیں

اس حدیث میں تین باتیں ہمارے لئے بطور سبق کے موجود

Find more at: www.deeneislam.com

ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ہم کسی کے پاس دین کی باتیں یا دین کا تذکرہ سننے کے لئے جائیں یا دین کی باتیں سیکھنے کے لئے یا پوچھنے کے لئے جائیں تو اس کا ضروری ادب یہ ہے کہ ادھر ادھر کے خیالات سے اپنے ذہن کو پاک صاف کر کے بات کہنے والے کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر بیٹھیں۔ اسی لئے علماء نے فرمایا ہے کہ دین کے تذکرہ کے دوران اور وعظ کے دوران زبان سے ذکر بھی نہ کرنا چاہئے، جیسا کہ بعض لوگ وعظ کے دوران تسبیح بھی پڑھتے رہتے ہیں اور وعظ بھی سنتے رہتے ہیں، علماء نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، اس لئے کہ یہ ادب کے خلاف ہے، ادب یہ ہے کہ اس وقت زبانی ذکر بھی موقوف کر دیا جائے اور ہمہ تن اپنے آپ کو دین کی باتیں سننے میں مشغول رکھا جائے، جیسا کہ اس حدیث سے صحابہ کرامؓ کا یہ عمل ظاہر ہوا کہ وہ ہمہ تن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تھے اور ایسے جامد اور ساکت بیٹھے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، اس لئے کہ پرندہ ہمیشہ جامد اور غیر جاندار چیز پر بیٹھتا ہے، گویا کہ وہ بالکل بے جان ہو کر اس طرح بیٹھے تھے کہ دل بھی حاضر تھا اور دماغ بھی حاضر تھا۔

قبروں کا ادب واحترام

دوسرا ادب اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قبرستان پہنچنے کے بعد اگر قبر کے تیار ہونے میں کچھ دیر ہو تو قبرستان میں بیٹھ سکتے ہیں۔

Find more at: www.deeneislam.com

لیکن کسی قبر پر نہیں بیٹھنا چاہئے اور نہ کسی قبر پر کھڑے ہونا چاہئے، آج کل لوگ جب قبرستان جاتے ہیں تو بہت سے لوگ قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں یا قبروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، شرعاً اس کی اجازت نہیں، ناجائز ہے، اس لئے قبر سے ہٹ کر بیٹھنا چاہئے۔ اور قبرستان میں چلتے وقت قبروں کے اوپر سے نہیں چلنا چاہئے، بلکہ جو گزرگاہ بنی ہوئی ہو، اس پر چلنا چاہئے۔

قبرستان میں اپنی موت کو یاد کریں

ایک اور ادب اس حدیث میں ہمارے لئے یہ ہے کہ قبرستان میں جا کر ہمیں اپنی موت کو سوچنا چاہئے، اپنی قبر کو سوچنا چاہئے۔ آج کل اس ادب سے ہمارے اندر بڑی غفلت پائی جا رہی ہے، جب ہم قبرستان کی طرف جاتے ہیں تو بھی دنیا کی باتیں کرتے ہیں اور قبرستان میں پہنچ کر بھی دنیا ہی کی باتیں کرتے ہیں، وہاں کی قبروں کو دیکھ کر ہمیں اپنی قبر اور اپنی موت یاد نہیں آتی، حالانکہ قبرستان جانے کا اصل ادب یہی ہے کہ وہاں جا کر اپنی موت کو یاد کریں، اپنے مرنے کو سوچیں اور مرنے کے بعد اپنے قبر کے احوال کو سوچیں، اور یہ سوچیں کہ آج یہ لوگ جو قبروں میں مدفون ہیں، ایک وقت وہ تھا جب یہ لوگ بھی ہماری طرح دنیا میں کھاتے پیتے تھے، رہتے سہتے تھے، لیکن آج اپنی قبروں کے اندر عذاب میں ہیں یا ثواب میں ہیں، کچھ پتہ نہیں، ہمیں بھی ایک دن یہاں پہنچنا ہے، جس

Find more at: www.deeneislam.com

ٹ۔ح آج میں ایک جنازہ کو لے کر یہاں لا آیا ہوں، اسی طرح ایک دن مجھے بھی جنازہ کی صورت میں یہاں لایا جائے گا، ایک روز موت آ جائے گی، اس وقت نہ بیوی ساتھ آئے گی اور نہ مال ساتھ آئے گا، بہت سے بہت بچے قبر تک آ جائیں گے۔

زندگی بھر کی محبّت کا صلہ

حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، اللہ تعالٰی ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔ ایک مرتبہ پاپوش نگر کے قبرستان میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے موقع پر تشریف لے گئے، وہاں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر سنایا ؎

زندگی بھر کی محبت کا صلہ یہ دے گئے
دوست اور احباب آ کر مجھ کو مٹی دے گئے

کتنا بھی گہرے سے گہرا دوست ہو، اس کی یہ کوشش اور خواہش ہوتی ہے کہ کم از کم مٹی دینے میں ضرور شرکت ہو جائے، اور اس کو اس مرنے والے کا آخری حق سمجھا جاتا ہے۔ اسی کو آدمی سوچ لے کہ دنیا میں جتنے دوست واحباب ہیں، وہ بہت سے بہت اتنا کریں گے کہ ہمیں قبرستان پہنچا دیں گے اور تین تین مٹھیاں مٹی ڈال کر چلے جائیں گے اور زبان سے یہ کہیں گے کہ آگے تو جانے تیرا عمل جانے۔ قبرستان جا کر ان باتوں کو سوچنا چاہئے۔ قبرستان جانے کا اصل ادب یہی ہے، اس کے ذریعہ

Find more at: www.deeneislam.com

انسان کے دل سے دنیا کی محبت نکلتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے اور انسان آخرت کے لئے متفکر ہوتا ہے اور پھر آخرت کی تیاری کے لئے اس کے اندر کچھ آمادگی پیدا ہوتی ہے۔

قبر کا عذاب برحق ہے

بہرحال، اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اس لئے چوتھا ادب یہ ہے کہ ہمیں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کی طرف سے بھی ہمارے اندر بڑی غفلت پائی جاتی ہے، بیسیوں انسانوں کو قبرستان پہنچا کر آگئے، مگر کبھی اپنے لئے عذاب قبر سے پناہ نہیں مانگی اور کبھی یہ دعا نہیں کی کہ یا اللہ! ہمیں اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے اہل و عیال کو قبر کے عذاب سے بچا۔ تاہم قبر کا عذاب بالکل برحق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور باتوں باتوں میں اس نے قبر کے عذاب کا تذکرہ کیا اور اس نے ساتھ ہی مجھ کو دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو قبر کے عذاب سے پناہ دے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ایک یہودی عورت آئی تھی، وہ کہہ رہی تھی کہ قبر کے

Find more at: www.deeneislam.com

اندر عذاب ہوتا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! عذاب قبر برحق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے دیکھا۔

آپ کا یہ عمل ہمارے لئے تعلیم ہے کہ ایک دن مرنے کے بعد قبر میں ضرور جانا ہے، اگر قبر میں راحت مل گئی تو پھر آگے بھی راحت ہی راحت ہے اور اگر خدانخواستہ قبر میں عذاب ہوگیا تو پھر آگے کی منزلیں اور کٹھن ہوں گی۔ اس لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قبر پر تشریف لے جاتے تو اتنا روتے کہ آپؓ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی، کسی نے ان سے سوال کیا کہ حضرت! آپ جنت اور جہنم کے تذکرے پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر پر جانے کے بعد آپ روتے ہیں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، جو شخص یہاں عذاب قبر سے نجات پا گیا تو باقی منزلوں پر بھی وہ کامیاب ہوتا چلا جائے گا، اور خدانخواستہ اگر وہ اسی منزل پر پھنس گیا اور اس کو عذاب قبر شروع ہوگیا تو پھر آگے اس کے لئے اور زیادہ دشواریاں اور مشکلات ہوں گی، اس لئے اس پہلی منزل کی بڑی فکر ہوتی ہے کہ خدا کرے کہ یہ عافیت کے ساتھ گزر جائے اور سلامتی کے ساتھ گزر جائے تاکہ آگے کی منزلیں آسان سے آسان ہوتی چلی جائیں۔

Find more at: www.deeneislam.com

عالم برزخ اور اس کی مثال

یہ عذاب قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے جو اس دنیا سے علیحدہ ایک عالم ہے۔ جس گڑھے میں ہم میت کو اتارتے ہیں، اس میں بھی عذاب ہوتا ہے، جس حالت میں میت کو اتارا جاتا ہے اگرچہ وہ ویسی ہی نظر آتی ہے مگر اس کی روح کا عالم برزخ میں پہونچ کر بھی جسم سے تعلق رہتا ہے اور عذاب وثواب یہ سب اگرچہ عالم برزخ میں دراصل روح کو ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ جسم بھی وہاں کی راحت اور تکلیف کو محسوس کرتا ہے اور کبھی گڑھے میں ہونے والے عذاب اور راحت کا اہل دنیا کو بھی مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے، جس کے متعدد واقعات حافظ جلال الدین سیوطیؒ اور دوسرے علماء نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔

اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہو اور خواب کے اندر اس کو مارا جا رہا ہو یا جلایا جا رہا ہو یا قتل کیا جا رہا ہو، اب خواب کے اندر تو یہ سب حالات اس پر گزر رہے ہیں، لیکن ہم اس کو بالکل ٹھیک ٹھاک سویا ہوا دیکھ رہے ہیں، البتہ اس کے جسم پر تھوڑے بہت آثار محسوس کر لیتے ہیں کہ وہ ڈر رہا ہے یا کپکپا رہا ہے یا اس کا جسم حرکت کر رہا ہے، اور اگر خواب کے اندر بڑی بڑی نعمتیں حاصل کر رہا ہے، تب بھی وہ ہمیں یہاں سوتا ہوا محسوس ہوتا ہے، نہ کھاتا ہوا نظر آتا ہے نہ پیتا ہوا نظر آتا ہے، مگر خواب میں کھا رہا ہے، پی رہا ہے، سیر و تفریح کر رہا ہے،

Find more at: www.deeneislam.com

بس اس دنیا کے اندر میت کے عذاب اور ثواب کو سمجھنے کے لئے یہ ایک مثال کافی ہے۔

لیکن کبھی کبھی اللہ تعالیٰ عبرت اور نصیحت کے لئے اس دنیا کے اندر بھی قبر کا عذاب دکھا دیتے ہیں اور کبھی وہاں کی نعمتیں دکھا دیتے ہیں اور یہ سلسلہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آ رہا ہے۔ علماء کرام نے اس موضوع پر بڑی بڑی کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور اپنے اپنے زمانے کے وہ واقعات لکھے ہیں جن میں قبر کا عذاب بیداری کی حالت میں یا خواب کی حالت میں دیکھا گیا ہے۔

عذاب قبر کا ایک واقعہ

حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احوال القبور میں لکھا ہے کہ ایک صاحب نے ذکر کیا کہ میں اپنی زمین پر کام کیا کرتا تھا، ایک دن شام کے وقت جب میں گھر کی طرف واپس جانے لگا تو راستے میں مغرب کا وقت ہوگیا، راستے میں قریب ہی ایک مقبرہ تھا، میں نے مغرب کی نماز وہاں پڑھنے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ میں نے اور میرے ایک دو ساتھیوں نے وہاں جا کر مغرب کی نماز ادا کی اور مغرب کی نماز ادا کر کے شام کے معمولات اور تسبیحات میں وہیں بیٹھ کر پوری کرنے لگا، جب آہستہ آہستہ اندھیرا چھانے لگا تو یکا یک مجھے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی، میں نے ادھر ادھر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا، تھوڑی دیر کے

Find more at: www.deeneislam.com

بعد پھر ''ہائے ہائے'' کی آواز سنائی دی، جس کی وجہ سے میں ڈر گیا اور میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، پھر جب میں نے آواز کی طرف دھیان لگایا تو وہ آواز ایک قبر کے اندر سے آرہی تھی، میں اس قبر کے پاس گیا اور اپنے کان قبر سے لگائے تو قبر کے اندر سے ہائے ہائے کی آواز کے ساتھ یہ آواز بھی آرہی تھی کہ:

قد كنت اصلي وقد كنت اصوم

میں تو نماز بھی پڑھا کرتا تھا اور روزہ بھی رکھا کرتا تھا۔

پھر مجھے یہ سزا کیوں دی جارہی ہے؟ اور اس کی آواز ایسی درد ناک تھی کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ پھر میں اس قبر کے پاس سے اٹھا اور میرے جو دوسرے ساتھی قریب ہی نماز پڑھ رہے تھے، ان کو بلا کر لے آیا اور ان سے کہا کہ تم بھی ذرا یہ آواز سنو، واقعۃً یہ آواز آرہی ہے یا میرے ذہن کا خلل ہے؟ جب انہوں نے کان لگائے تو ان کو بھی یہ آواز سنائی دی، انہوں نے بتایا کہ یہ سچ مچ آواز آرہی ہے، تمہارے دماغ کا خلل نہیں ہے، بہرحال اس روز تو ہم جلدی سے اپنے معمولات پورے کرکے واپس چلے گئے، دوسرے دن میں پھر واپسی میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے اسی مقبرے میں گیا اور یہ سوچ کر گیا کہ میں جاکر آج بھی وہ آواز سنوں گا، آیا وہ آواز آج بھی آرہی ہے یا نہیں؟ چنانچہ آج بھی میں نے وہاں جاکر پہلے مغرب کی نماز ادا کی اور پھر اپنے معمولات میں مشغول ہوگیا، پھر آج بھی بالکل اسی طرح قبر سے آواز آنے لگی جس

Find more at: www.deeneislam.com

طرح گزشتہ کل آرہی تھی، اور میں نے قبر کے پاس جا کر کان لگائے تو وہی الفاظ سنے جو کل سنے تھے۔ لہٰذا اب مجھے یقین ہوگیا کہ اس مُردے کو قبر کا عذاب ہورہا ہے، پھر جب میں وہاں سے لوٹا تو مجھ پر شدید خوف طاری ہوگیا اور خوف کی وجہ سے دو ماہ تک مجھے بخار چڑھا رہا۔

عام طور پر عذاب قبر پوشیدہ رہنے کی وجہ

احادیث میں حضور اقدس اللہ علیہ وسلم نے واضح طور فرمایا ہے کہ قبر میں میت کو جو عذاب ہوتا ہے، اس کی چیخ وپکار کی آواز انسان اور جنات کے علاوہ باقی تمام مخلوق سنتی ہے، اور انسان اور جنات کو اس لئے آواز سنائی نہیں دیتی کہ اگر ان کو بھی آواز سنائی دینے لگے تو سارے کے سارے لوگ راہ راست پر آجائیں، جتنے کافر ہیں وہ سب ایمان لے آئیں اور جو مسلمان بے دین اور فسق و فجور میں مبتلا ہیں، وہ سب اپنی اصلاح کر کے نیک اور پارسا بن جائیں، تو پھر سارا امتحان ہی ختم ہو جائے اور مقصود ہی فوت ہو جائے۔ کیونکہ یہ دنیا دارالعمل ہے، دارالجزاء نہیں ہے، یہاں ایمان بالغیب معتبر ہے کہ نہ کچھ دیکھا ہے اور نہ عقل میں کچھ آتا ہے، مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا، اس پر ہمارا ایمان ہے، دیکھنے سے ہمیں اتنا یقین نہ آتا جس طرح بن دیکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ہمیں یقین ہے، بس اسی ایمان کی قیمت ہے اور اسی پر اجر وثواب ہے۔

Find more at: www.deeneislam.com

لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ قبر کے اس عذاب کو نظروں سے اوجھل کرنے کے باوجود کبھی کبھی کہیں کہیں ہمیں دکھا دیتے ہیں، اور اس لئے دکھا دیتے ہیں تاکہ ہم اس سے عبرت پکڑیں اور سبق سیکھیں۔

عذاب قبر کا سبب گناہ ہیں

یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ قبر کا عذاب گناہوں پر ہوتا ہے، اور یہ عذاب قبر اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ ہم لوگ گناہوں سے باز آ جائیں، اللہ تعالیٰ نے جو احکام بجالانے کے لئے دیئے ہیں، ان کو بجالائیں اور گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کریں، اگر خدانخواستہ ہم نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش نہ کی اور کوئی مسلمان بغیر توبہ کئے اس دنیا سے چلا گیا تو پھر قبر کا عذاب ہونا یقینی ہے، یوں اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں معاف فرمادیں، ان کی معافی کی کوئی حد نہیں ہے، ان کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے، لیکن قاعدہ اور ضابطہ یہی ہے کہ جو شخص بغیر توبہ کئے دنیا سے جائے گا اور گناہوں کے ساتھ چلا جائے گا تو قبر میں پہنچتے ہی اس کو عذاب ہوگا۔ جب یہ بات ہے تو ہم سب مسلمانوں کو گناہوں سے بچنے کی بہت زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے، ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، ذکر بھی کر لیتے ہیں، تلاوت بھی ہو جاتی ہے، تسبیحات بھی پڑھ لی جاتی ہیں، لیکن جب اپنا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر یہ بات نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ

Find more at: www.deeneislam.com

گناہوں کے چھوڑنے میں ہم لوگ بہت کاہل اور سست ہیں، بڑے بڑے گناہوں کے اندر ہم مبتلا ہیں اور ہم ان کو گناہ بھی نہیں سمجھتے اور چھوڑنے کی فکر بھی نہیں کرتے۔ اور گناہوں کے اندر یہ خاصیت مسلّم ہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کو مسلسل کرتا رہتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کے دل سے اس کی برائی نکل جاتی ہے، اس گناہ کا گناہ ہونا نکل جاتا ہے، تو پھر توبہ کی توفیق بھی کم ہوتی ہے، کیونکہ اب اس کا ضمیر اس کو اس گناہ پر ملامت کرنا چھوڑ دیتا ہے اور جس دن ضمیر مر گیا تو پھر سمجھ لو کہ توبہ کی شاید ہی اس کو توفیق ہو۔ گناہوں کے اندر ہمارا معاملہ یہی ہے کہ گناہ ہم کرتے چلے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ ہم گناہ کے عادی ہو گئے ہیں، اور عادی ہونے کے بعد بعض گناہ ہمارے اندر ایسے عام ہو گئے ہیں کہ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ان سے بچنے کا ہم شاید ارادہ بھی نہیں رکھتے، اور جب کسی گناہ سے بچنے کا ارادہ ہی نہ ہو تو پھر توبہ کی توفیق کہاں سے ہوگی؟ اور جب توبہ کی توفیق نہ ہوئی تو پھر آنکھ بند ہوتے ہی کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ بچائے، اس میں شدید خطرہ ہے کہ آنکھ بند ہوتے ہی عذاب قبر شروع نہ ہو جائے۔

ٹی وی کا گناہ

یوں تو ہم صبح سے شام تک بہت سے گناہ کرتے ہیں، لیکن اس وقت میں صرف ایک گناہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں، اور وہ ٹی وی دیکھنے کا

 Find more at: www.deeneislam.com

گناہ ہے۔ اب دیکھئے! یہ گناہ کتنا عام ہے، ساری دنیا میں پھیل گیا ہے، یہاں تک کہ جو لوگ پنج وقتہ نمازی ہیں، حاجی ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، وہ بھی اس گناہ کے اندر مبتلا ہیں، اور میرے خیال میں شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو اس گناہ کو گناہ سمجھتا ہو، اور اب یہ گناہ تیزی سے بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے، اس گناہ سے بچنے والے اب زیادہ نظر نہیں آتے اور مبتلا ہونے والے بڑھتے چلے جا رہے ہیں، اور اب تو بڑے بڑے ''ڈش انٹینا'' اور ''لیڈ'' لگنی شروع ہوگئی ہیں، جس کے ذریعہ ساری دنیا کی فلمیں گھر بیٹھے بیٹھے آسانی دیکھی جا سکتی ہیں، گھر گھر سینما ہال بنا ہوا ہے، پہلے سینما ہال میں جا کر فلم دیکھنے کو اس قدر برا اور ذلیل کام سمجھا جاتا تھا کہ کوئی شریف آدمی ایسا کرنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا، لیکن اب وہی شرفاء گھر کے اندر نہایت بے باکی کے ساتھ سارے اہل خانہ کے ساتھ اور بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر فلمیں دیکھ لیتے ہیں اور اس پر انہیں ذرہ برابر حیا اور شرم محسوس نہیں ہوتی۔ یہ کیا ہوگیا؟ بات یہ ہے کہ اس برائی کی شناعت دل سے نکل گئی اور اس کا گناہ ہونا ذہن سے نکل گیا، اس کی برائی ذہن سے نکل گئی، حیاء کا خاتمہ ہوگیا، بس اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ العیاذ باللہ۔

فلم دیکھ کر ایصالِ ثواب

تعجب کی بات یہ ہے کہ اس گناہ کو گناہ بھی نہیں سمجھتے، اس پر

Find more at: www.deeneislam.com

ایک عجیب و غریب واقعہ یاد آیا، یہ واقعہ ایک رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' کے اندر لکھا ہوا ہے کہ ایک صاحب لاہور کے رہنے والے تھے، ان کی والدہ کسی تقریب میں شرکت کے لئے کراچی آئی ہوئی تھیں، یہاں آ کر وہ بیمار ہوگئیں، ان کو اسپتال میں داخل کیا گیا اور ان صاحب کو لاہور میں اطلاع دے دی گئی، وہ بھی لاہور سے کراچی آ گئے، پوری توجہ سے ان کا علاج کیا گیا، لیکن بالآخر ان کا انتقال ہوگیا اور ان کو کفنا کر دفن کر دیا گیا۔ جب وہ شخص اپنی والدہ کو دفن کر کے قبرستان سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک میدان کے اندر دیکھا کہ شامیانے لگے ہوئے ہیں، قناتیں کسی ہوئی ہیں، یہ سمجھے کہ کوئی سیاسی جلسہ ہو رہا ہے، لیکن جب وہ معلوم کرنے کے لئے اندر گئے تو وہاں دیکھا کہ فلم چل رہی ہے اور تمام لوگ میدان میں بیٹھے ہوئے فلم دیکھ رہے ہیں۔ ان صاحب نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک صاحب کا انتقال ہوگیا تھا، آج ان کا چہلم ہو رہا ہے اور ہم سب ان کے چہلم میں شریک ہیں اور مرحوم کو یہ فلم بہت پسند تھی، اس لئے ہم ان کے ایصال ثواب کے لئے یہ فلم دیکھ رہے ہیں تاکہ ان کو اس کا ثواب پہنچے۔ العیاذ باللہ۔

اب بتایئے! اس عمل کے ذریعے ایصال ثواب ہوگا یا ایصال عذاب ہوگا؟ ہماری ذہنی سوچ کہاں تک پہنچ گئی ہے، ہمارا دین سے پستی کا عالم کہاں تک پہنچ گیا ہے، اب ہمارا یہ حال ہے کہ ایک حرام اور ناجائز

Find more at: www.deeneislam.com

کام کو ایصال ثواب کے لئے کیا جا رہا ہے۔

ٹی وی گناہوں کا مجموعہ ہے

اب ایسے لوگ بھی بکثرت ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ چنانچہ ٹی وی دیکھنے والوں میں اکثر لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ افسوس! جس چیز کے گناہ ہونے میں کوئی شک نہیں، آج اس کا گناہ ہونا سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ حالانکہ دو تین باتیں تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ اسلام میں بالکل حرام ہیں، اور یہ چیزیں ٹی وی کے اندر موجود ہیں۔ جن میں:

۱۔ایک گانا بجانا ہے، یہ اسلام میں بالکل حرام ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات اس کی حرمت پر موجود ہیں۔

۲۔دوسرے گانا بجانے کے آلات کا استعمال بھی مستقل ناجائز اور گناہ ہے۔ مثلاً ڈھولک، سارنگی، بانسری، ہارمونیم، ڈسکو، ان سب آلات کا استعمال گناہ اور ناجائز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ میں دنیا میں پیغمبر ہی اس لئے بنا کر بھیجا گیا ہوں تاکہ دنیا سے گانے بجانے کے آلات کو مٹادوں۔ اور ہم مسلمان ہو کر بھی ان کو استعمال کر رہے ہیں، اور خاص طور پر ٹی وی کے اندر ان آلات کا بھرپور استعمال پایا جاتا ہے۔

Find more at: www.deeneislam.com

ٹی وی اور بدنگاہی

۳۔ تیسرے نامحرم مردوں اور عورتوں کا آپس میں اختلاط دکھایا جاتا ہے، یہ تو اس کی روح ہے، وہ ٹی وی ٹی وی نہیں جس میں مرد اور عورت کا اختلاط نہ دکھایا جائے۔ اس کے علاوہ ٹی وی میں رقص دکھایا جاتا ہے، کوئی فلم رقص سے خالی نہیں ہوتی، یہ رقص خود ایک مستقل گناہ اور حرام ہے، قرآن کریم نے مردوں اور عورتوں کو صاف صاف یہ حکم دیا ہے کہ:

قل للمومنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم - وقل للمومنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن

آپ ایمان دار مردوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی کرلیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور مسلمان عورتوں سے بھی فرما دیں کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی آرائش اور زیبائش کو ظاہر نہ کریں۔

اب قرآن کریم کا حکم تو یہ ہے کہ نظروں کو نیچی رکھیں، اور ٹی وی کے اندر نظر ڈالنا ہی مقصود ہے، اور کسی مرد کا کسی عورت پر یا کسی عورت کا کسی مرد پر شہوت سے نظر ڈالنا، اس کو حدیث شریف میں

Find more at: www.deeneislam.com

آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے، اس لئے آنکھوں سے دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، ہاتھ سے چھونا ہاتھ کا زنا ہے، اور دیکھنے کے لئے پیروں سے چل کر جانا پیروں کا زنا ہے، اور دل میں خواہش اور تمنا کرنا یہ دل کا زنا ہے، یہی سب کچھ ٹی وی کے اندر ہوتا ہے، چاہے خبرنامہ ہو، چاہے ڈرامہ ہو، چاہے فلم ہو، چاہے کوئی اشتہار ہو، ہر جگہ یہی روپ سامنے ہوتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت، اور دیکھنے والوں کا سارا منشا جنسی تسکین اور اپنی شہوت کو پورا کرنا ہے، اور اسی خواہش سے اس پر نظر ڈالنا اور پھر گھنٹوں اس پر نظر جمائے رکھنا، یہ سب کام آنکھوں کا زنا ہے۔ یہ گناہ کی وہ موٹی موٹی باتیں ہیں جن کو ہم روزمرہ سنتے رہتے ہیں اور پڑھتے رہتے ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ ٹی وی کے اندر ہمیں گناہ کی یہ باتیں نظر نہیں آتیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ٹی وی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بہرحال، اس کے گناہ ہونے میں کوئی شک نہیں، اب اگر ہم اس کو گناہ نہ سمجھیں تو یہ ہماری ناسمجھی ہے۔ انہی گناہوں کی وجہ سے ہمارے تمام علماء نے ٹی وی دیکھنے اور اس کے گھر میں رکھنے کو گناہ اور ناجائز قرار دیا ہے اور اس بارے میں ان کے فتاویٰ موجود ہیں۔

ٹی وی کے ساتھ دفن ہونے کا عبرت ناک واقعہ

جب سے ٹی وی دیکھنے کا رواج بڑھ گیا ہے، ٹی وی دیکھنے والوں کے مرنے کے بعد قبر میں عذاب ہونے کے بڑے ہی عبرت ناک

Find more at: www.deeneislam.com

واقعات بھی سامنے آ رہے ہیں، جس سے ہمیں فوراً سبق لینا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالٰی یہ واقعات اسی لئے دکھاتے ہیں تاکہ ہم لوگ عبرت حاصل کریں۔

چنانچہ اسی رسالے ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' میں ایک عورت کا بڑا عبرتناک واقعہ لکھا ہے کہ رمضان شریف کے مہینے میں افطار کے وقت گھر میں ایک ماں ایک اور بیٹی تھی، ماں نے بیٹی سے کہا کہ آج گھر پر مہمان آنے والے ہیں، افطاری تیار کرنی ہے، اس لئے تم بھی میرے ساتھ مدد کرو اور کام میں لگو اور افطاری تیار کراؤ! بیٹی نے صاف جواب دے دیا کہ اماں! اس وقت ٹی وی پر ایک خاص پروگرام آ رہا ہے، میں اس کو دیکھنا چاہتی ہوں، اس سے فارغ ہو کر کچھ کروں گی، چونکہ وقت کم تھا، اس لئے ماں نے کہا کہ تم اس کو چھوڑو، پہلے کام کراؤ، مگر بیٹی نے ماں کی بات سنی ان سنی کر دی اور پھر اس خیال سے اوپر کی منزل میں ٹی وی لے کر چلی گئی کہ اگر میں یہاں نیچے بیٹھی رہی تو ماں بار بار مجھے منع کرے گی اور کام کے لئے بلائے گی۔ چنانچہ اوپر کمرے میں اندر جا کر اس نے اندر سے کنڈی لگائی اور پروگرام دیکھنے میں مشغول ہو گئی۔ نیچے ماں بیچاری آواز دیتی رہ گئی، لیکن اس نے کچھ پرواہ نہ کی، پھر ماں سے افطاری کے لئے جو تیاری ہو سکی، اس نے کر لی۔ اتنے میں مہمان بھی آ گئے اور سب لوگ افطاری کے لئے بیٹھ گئے، ماں نے پھر لڑکی کو آواز دی تاکہ وہ بھی آ کر روزہ افطار کرلے، لیکن بیٹی نے کوئی جواب نہیں دیا تو

Find more at: www.deeneislam.com

ماں کو تشویش ہوئی، چنانچہ وہ اوپر گئی اور دروازے پر جا کر دستک دی اور اس کو آواز دی، لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو اب ماں اور گھبرا گئی کہ اندر سے جواب کیوں نہیں آ رہا ہے، چنانچہ ماں نے اس کے بھائیوں اور اس کے باپ کو اوپر بلایا، انہوں نے آواز دی اور دستک دی، مگر جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو بالآخر دروازہ توڑا گیا، جب دروازہ توڑ کر اندر گئے تو دیکھا کہ ٹی وی کے سامنے مری ہوئی اوندھے منہ زمین پر پڑی ہے اور انتقال ہو چکا ہے، اب سب گھر والے پریشان ہو گئے۔ اس کے بعد جب اس کی لاش اٹھانے کی کوشش کی تو اس کی لاش نہ اٹھے اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ وہ کئی ٹن وزنی ہوگئی ہے، اب سب لوگ پریشان کہ اس کی لاش کیوں نہیں اٹھ رہی ہے، اسی پریشانی کے عالم میں ایک صاحب نے جو ٹی وی اٹھایا تو اس کی لاش بھی اٹھ گئی، اور ہلکی ہوگئی اب صورت یہ ہوگئی کہ اگر ٹی وی اٹھائیں تو اس کی لاش ہلکی ہو جائے اور اگر ٹی وی رکھ دیں تو اس کی لاش بھاری ہو جائے، مجبوراً اس طرح ٹی وی اٹھا کر اس کی لاش نیچے لائے اور اس کو غسل دیا، کفن دیا، جب اس کا جنازہ اٹھانے لگے تو پھر اس کی چارپائی ایسی ہوگئی جیسے کسی نے اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیا ہو، لیکن جب ٹی وی کو اٹھایا تو آسانی سے مسہری بھی اٹھ گئی، تمام اہل خانہ شرمندگی اور مصیبت میں پڑ گئے، بالآخر جب ٹی وی جنازہ کے آگے آگے چلا، تب اس کا جنازہ گھر سے نکلا۔ اب اسی حالت میں ٹی وی کے ساتھ اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور جب قبرستان لے

Find more at: www.deeneislam.com

جانے لگے تو آگے ٹی وی پیچھے جنازہ چلا، پھر قبرستان میں لے جانے کے بعد جب میت کو قبر میں اتارا اور قبر کو بند کر کے اور اس کو ٹھیک کر کے لوگ واپس جانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ اب ٹی وی واپس لے چلو، لیکن جب ٹی وی اٹھا کر لے جانے لگے تو اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی۔ کتنی عبرت کی بات ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

اے عقلمندو! عبرت حاصل کرو

لوگوں نے جلدی سے ٹی وی کو وہیں رکھا اور دوبارہ اس کی لاش کو قبر کے اندر کر کے قبر بند کر دی، اب پھر دوبارہ ٹی وی اٹھا کر چلے تو دوبارہ اس لڑکی کی لاش قبر سے باہر آ گئی، اب لوگوں نے کہا کہ یہ ٹی وی کے ساتھ ہی دفن ہوگی، اس کے علاوہ کوئی اور صورت نظر نہیں آتی، آخر کار اس کی لاش قبر میں تیسری بار رکھی اور ٹی وی کو بھی اس کے سرہانے رکھ کر اس کے ساتھ ہی دفن کرنا پڑا۔ العیاذ باللہ!

اب آپ سوچئے کہ اس لڑکی کا کیا حشر ہوا ہوگا اور کیا انجام ہوا ہوگا؟ ہماری عبرت کے لئے اللہ تعالٰی نے ہمیں دکھا دیا، اب بھی اگر ہم عبرت نہ پکڑیں تو یہ ہماری ہی نالائقی ہے، ورنہ اللہ تعالٰی کی طرف سے تو اتمام حجت ہے۔ یہ تو ایک لڑکی کا واقعہ تھا، اب ایک مرد کا قصہ سن لیجئے۔

Find more at: www.deeneislam.com

ٹی وی خریدنے پر عذاب قبر

سعودی عرب میں دو دوست رہتے تھے، ایک ریاض میں اور ایک جدہ میں، دونوں نیک صالح آدمی تھے، دونوں کے درمیان آپس میں بڑی گہری دوستی اور محبت تھی، ریاض والے دوست نے اپنے بچوں کے بے حد اصرار پر ان کو ٹی وی خرید کر لا دیا، اب گھر والے ٹی وی دیکھنے لگے، کچھ دنوں کے بعد اس کا انتقال ہوگیا، اس کے انتقال کے بعد جدہ والے دوست نے خواب میں ریاض والے دوست کی زیارت کی تو دیکھا کہ وہ تکلیف میں ہے، اس نے پوچھا کہ بھائی! تمہارا کیا حال ہے؟ اس دوست نے جواب دیا کہ کیا بتاؤں، جب سے میرا انتقال ہوا ہے، اپنے گھر والوں کو ٹی وی لاکر دینے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوں، اب وہ تو ٹی وی دیکھ کر مزے اڑا رہے ہیں اور میں عذاب کے اندر مبتلا ہوں، اور میں ہی جانتا ہوں کہ میرا وقت کس طرح مصیبت کے ساتھ گزر رہا ہے، میں بہت سخت تکلیف میں ہوں، تم میرے گھر جا کر ان کو سمجھاؤ کہ کسی طرح گھر سے ٹی وی نکال دیں تا کہ میرا عذاب دور ہو جائے، اس دوست نے کہا کہ اچھا میں تمہارے گھر جا کر ان کو سمجھاؤں گا۔

جب صبح ہوئی تو اس کو رات والا خواب یاد نہیں رہا اور سارا دن اپنے کام کاج میں مشغول رہا، جب رات کو سویا تو خواب میں پھر ریاض والے دوست کی زیارت ہوئی، اس نے شکایت کی کہ میں نے تم سے کہا تھا

Find more at: www.deeneislam.com

کہ میرے گھر جلدی جاؤ، میں بہت تکلیف میں ہوں، تم ابھی تک میرے گھر نہیں گئے، اس دوست نے پھر وعدہ کرلیا کہ میں کل صبح ضرور جاؤں گا۔ یہ جدہ والے دوست کہتے ہیں کہ دوسرے دن میرا ریاض جانے کا پختہ ارادہ تھا، لیکن پھر کوئی ایسا کام پیش آ گیا جس کی وجہ سے میں نہ جا سکا۔ جب رات کو سویا تو خواب میں پھر اس دوست کی زیارت ہوئی، پھر اس نے شکایت کی کہ تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں جاؤں گا، لیکن تم جاتے نہیں ہو اور میں یہاں بہت سخت تکلیف اور عذاب میں ہوں۔ اس دوست نے وعدہ کر لیا کہ کل صبح ضرور ہی جاؤں گا۔

چنانچہ جدہ والا دوست صبح ہوتے ہی جہاز کے ذریعہ ریاض اپنے دوست کے گھر پر گیا اور سب گھر والوں کو جمع کیا اور پھر ان کو اپنا خواب بتایا کہ تمہارے والد صاحب اس طرح سخت عذاب میں مبتلا ہیں، اور انہوں نے عذاب کی وجہ یہ بتائی کہ چونکہ میں نے ٹی وی لا کر دیا ہے، اس لئے مرنے کے بعد سے عذاب ہو رہا ہے، میرے گھر والے تو عیش کر رہے ہیں اور میں عذاب میں مبتلا ہوں۔ جب انہوں نے اپنے باپ کے عذاب میں مبتلا ہونے کے بارے میں سنا تو وہ لوگ زار وقطار رونے لگے کہ ہائے ہماری وجہ سے ہمارے والد صاحب کو عذاب ہو رہا ہے، اس کے بعد بڑا بیٹا اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے ٹی وی کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا، جس سے ٹی وی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، وہ ٹکڑے اٹھا کر اس نے کوڑے کے ڈبے میں ڈال دیئے اور اس نے کہا کہ آج کے بعد ہمارے گھر میں یہ

Find more at: www.deeneislam.com

لعنت نہیں ہوگی جس کی وجہ سے ہمارے باپ کو عذاب ہوا۔

جدہ والے دوست کہتے ہیں کہ میں بہت خوش ہوا کہ اولاد ماشاء اللہ سعادت مند ہے، انہوں نے بہت جلد اپنے باپ کی تکلیف کا خیال کرلیا اور اپنا بھی خیال کرلیا، اپنے باپ کو بھی قبر کے عذاب سے بچالیا اور اپنے آپ کو بھی جہنم کے عذاب سے بچالیا۔ پھر میں واپس جدہ اپنے گھر میں آ گیا، رات کو سویا تو پھر خواب میں ریاض والے دوست کی زیارت ہوئی، اب جو دیکھا تو ماشاء اللہ وہ مسکرا رہا ہے اور ہشاش بشاش ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ کہو! کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ بھائی! اللہ تعالیٰ تم کو جزاء خیر دے، جس طرح تم نے میری مصیبت دور کر دی، اللہ تعالیٰ تمہاری مصیبتیں بھی دور کرے، جس وقت میرے بڑے بیٹے نے ٹی وی زمین پر پٹخا ہے، اس وقت سے میرا عذاب بھی ختم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عذاب سے نجات دے دی ہے۔

نجات گناہ چھوڑنے میں ہے

بزرگو! یہ واقعات ہمارے لئے دکھائے جارہے ہیں، تاکہ ہم عبرت لیں کہ نماز پڑھنے کے باوجود، ذکر کرنے کے باوجود، تلاوت کرنے کے باوجود اگر خدانخواستہ یہ گناہ کرتے ہوئے بغیر توبہ کے انتقال ہوگیا تو قبر میں جاتے ہی عذاب ہوسکتا ہے، اور توبہ کی توفیق تو جب ہی ہوسکتی ہے جب ہم اس کو گناہ سمجھیں اور اس سے بچنے کی کوشش کریں،

Find more at: www.deeneislam.com

لیکن اگر خدانخواستہ اس گناہ کو ہم گناہ ہی نہ سمجھیں جیسا کہ بعض لوگوں کا حال ہے، تو وہ کیا توبہ کریں گے، اور اگر گناہ سمجھ کر پھر بھی نہ چھوڑا تو کیا فائدہ ہوا، اس لئے کہ کسی عمل کو گناہ سمجھنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ
عمل چھوڑنے کی چیز ہے، کرنے کی چیز نہیں، لیکن ہم معمولی معمولی بہانوں کی خاطر، بچوں کی وجہ سے، بیوی کے نہ ماننے کی وجہ سے، بچوں کے ادھر ادھر جانے کے بہانے، اور نہ معلوم ہم نے اس کو رکھنے اور دیکھنے کے لئے کتنے عذر اور بہانے تلاش کئے ہوئے ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح کسی بہانے سے چوری حلال نہیں ہوسکتی، کسی بہانے سے شراب نوشی حلال نہیں ہوسکتی، اسی طرح ٹی وی کو دیکھنا بھی کسی بہانے سے جائز نہیں ہوسکتا، یہ گناہ تو چھوڑنا ہی پڑے گا، اور جو چھوڑے گا وہی نجات پائے گا اور وہی عافیت میں آئے گا اور جو کرتا رہے گا وہ نجات نہیں پائے گا۔

میّت کنکھجوروں کے محاصرے میں

ایک تبلیغی دوست نے ہندوستان کا ایک قصہ سنایا کہ ایک علاقے میں ہماری جماعت گئی اور وہاں ہم ایک مسجد میں ٹھیرے ہوئے تھے اور اپنا کام کر رہے تھے کہ یکا یک محلّے کے کچھ لوگ ہمارے پاس آئے اور آکر کہا کہ ذرا ہمارے گھر چلئے، ہم لوگ بہت پریشان ہیں،

Find more at: www.deeneislam.com

ہمارے گھر ایک میت ہوگئی ہے اور میت کے ساتھ عجیب معاملہ ہو رہا ہے، چنانچہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے گئے، جب ان کے گھر پہنچے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ ایک عورت کی لاش کمرے میں رکھی ہوئی ہے اور بہت بڑے بڑے کنکھجورے اس میت کے چاروں طرف سر سے لے کر پاؤں تک دائیں بائیں منہ کھولے کھڑے ہیں، اور وہ اتنی خوفناک شکل کے تھے کہ ان کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، قریب جانے کی کسی کو ہمت نہ ہو، اور سارے گھر والے خوف کے مارے دوسرے کمرے میں جمع تھے، دہشت کی وجہ سے کوئی شخص اس کمرے میں نہیں جا رہا تھا، گھر والوں نے ہم سے کہا کہ آپ نیک لوگ ہیں، ہم آپ کو اس لئے بلا کر لائے ہیں کہ ہمارا تو خوف سے برا حال ہو رہا ہے، آخر اس میت کو بھی اس کی جگہ پر پہنچانا ہے، کیسے اس کو غسل دیں اور کس طرح اس کو یہاں سے اٹھائیں؟ یہ کنکھجورے چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہیں، ہمارا تو قریب جاتے ہوئے پتہ پانی ہو رہا ہے، آپ حضرات کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں اور دعا کریں تاکہ کم از کم اتنا موقع مل جائے کہ ہم اس کو اس کی قبر میں اتار دیں اور اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔

یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی خوف محسوس ہوا، لیکن ہم دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ اس کے کسی گناہ کا عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری عبرت

Find more at: www.deeneislam.com

کے لئے ظاہر کیا ہے، چنانچہ ہم سب ایک کونے میں بیٹھ کر اس کے لئے استغفار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ یا اللہ! مہربانی فرما اور اتنی دیر کے لئے اس عذاب کو ہٹا دیجئے کہ ہم اس کو غسل اور کفن دے کر اس کو اس کی قبر تک پہنچا دیں اور یہ فریضہ ادا کرلیں۔ اس کے بعد کافی دیر تک ہم پڑھتے رہے، استغفار کرتے رہے روتے رہے، اور آنسو بہاتے رہے، کافی دیر بعد دیکھا کہ وہ سب کنکھجورے اچانک میت کا محاصرہ چھوڑ کر ایک کونے میں جمع ہو گئے، بس ہم نے کہا کہ اب اللہ تعالیٰ کی رحمت آ گئی ہے، اس نے اپنا فضل فرمایا ہے، اب تم لوگ اس کو غسل اور کفن دیدو، چنانچہ غسل اور کفن کے بعد اس کی نماز جنازہ ہوئی اور اسے قبرستان لے گئے، اور جا کر اس کو قبر میں اتار دیا، جس وقت اس کو قبر میں اتارا تو دیکھا کہ وہ سب کنکھجورے ایک کونے میں جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اذان کی بے حرمتی کا وبال

اس کو دفنانے کے بعد ہم لوگ دوبارہ اس کے گھر گئے اور پوچھا کہ آخر اس کا ایسا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے اس کو یہ عبرت ناک عذاب ہوا اور خدا جانے اب اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے، اس کی ماں نے بتایا کہ وہ نیک صالح تو نہیں تھی، بے نمازی تھی، لیکن ایک بات جو مجھے یاد ہے، شاید اس کی وجہ سے اس پر عذاب ہوا ہو، وہ یہ کہ وہ ٹی وی دیکھنے

Find more at: www.deeneislam.com

کی بڑی شوقین تھی، ایک دن وہ ٹی وی پر ایک پروگرام دیکھ رہی تھی اور اس وقت اس پروگرام میں ایک رقاصہ ایک خاص گانا گا رہی تھی اور وہ گانا اس لڑکی کو بہت پسند تھا، اسی دوران اذان شروع ہوگئی، میں نے اس سے کہا کہ بیٹی! اذان ہورہی ہے، اللہ کا نام بلند ہورہا ہے، اس گانے کی آواز بند کردو اور ٹی وی بند کردو، اس نے کہا اماں! اذان تو روزانہ ہوتی رہتی ہے، لیکن یہ پروگرام اور یہ گانا پھر کہاں آئے گا۔ ہم نے اس کی ماں کی یہ بات سن کر کہا کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتے ہی فوراً یہ عذاب جو شروع ہوا ہے، یہ اسی گناہ کا وبال اور عذاب ہے، اس لئے کہ اس نے اللہ کی اذان کے مقابلے میں گانے کو ترجیح دی استغفراللہ۔

ٹی وی اور رمضان کی بے حرمتی

حقیقت یہ ہے کہ جب آدمی ٹی وی کا شوقین ہوجاتا ہے اور اس کا عادی ہوجاتا ہے، تو پھر اس کو دین کی پرواہ نہیں رہتی، چنانچہ دیکھ لیجئے ہمارے یہاں رمضان شریف میں کس ڈھٹائی کے ساتھ ٹی وی دیکھا جاتا ہے، ایک طرف تراویح ہورہی ہے اور دوسری طرف ٹی وی چل رہا ہے، فلمیں دیکھی جارہی ہیں۔ اور ہمارے دشمن ٹی وی کے ان پروگراموں اور فلموں کو ایسے اوقات میں رکھتے ہیں تاکہ مسلمان افطار توجہ سے نہ کرسکیں۔ اور تراویح نہ پڑھ سکیں، چنانچہ مسجدوں میں تراویح ہوتی رہتی ہے اور لوگ اس وقت ٹی وی دیکھنے میں مشغول ہوتے ہیں اور

Find more at: www.deeneislam.com

ٹی وی کی وجہ سے نماز میں نہیں آتے۔

یہ گناہ ہر ہر گھر میں بکثرت ہو رہا ہے اور تیزی سے پھیلتا چلا جا رہا ہے، لیکن اس کا انجام بڑا خراب ہے، آخرت کا عذاب بڑا شدید ہے، اور اس میں ایک گناہ نہیں ہے بلکہ یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، ایسی صورت میں ہمیں اس گناہ سے اپنے آپ کو بھی بچانا چاہئے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچانا چاہئے۔ اس مجلس میں جتنے حضرات یہاں جمع ہیں، اگر ہم سب اپنے آپ کو اس گناہ سے بچالیں گے تو ایک ماحول بن جائے گا اور اسی طرح آہستہ آہستہ ماحول بنتا چلا جائے گا۔

عذاب قبر سے بچنے کا طریقہ

بہر حال، قبر کا عذاب برحق ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں؟ کب اپنے لئے قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں گے؟ پناہ مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کریں، اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی فکر کریں، اس کے بعد پھر قبر کے عذاب سے پناہ مانگیں گے تو اس وقت پناہ مانگنا مفید ہوگا، لیکن اگر ہم نہ تو گناہ چھوڑیں اور نہ ہی گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ ہو، تو محض لفظی توبہ کرنے سے کیا فائدہ؟ پھر عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا کیا فائدہ؟ اس لئے پہلے گناہوں کو چھوڑیں، خصوصاً بڑے بڑے

Find more at: www.deeneislam.com

گناہوں کو چھوڑ دیں، مثلاً ٹی وی دیکھنا، سود کا لین دین کرنا، رشوت لینا دینا، بدنظری کرنا، خواتین کا بے پردگی اختیار کرنا اور نامحرم مردوں کے سامنے بے حجابانہ آنا جانا، تقریبات میں عورتوں کا آراستہ اور پیراستہ ہوکر نامحرم مردوں سے بے حجابانہ ملنا جلنا، یہ سب ہمارے اس دور کے بڑے بڑے گناہ ہیں، جن سے بچنا ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے، پہلے ہم ان سے بچنے کی پوری پوری کوشش کریں اور پھر عذاب قبر سے بھی خوب پناہ مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ان گناہوں سے اور دیگر تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور قبر کے عذاب سے پناہ دیں۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

Find more at: www.deeneislam.com

اس کو ضرور پڑھئے!

ٹی وی دیکھنے کی شرعی حیثیت اور اس کے دینی نقصانات آپ نے پڑھ لئے، یہ نقصانات ٹی وی کی پالیسی کا بنیادی مقصد ہیں، خصوصاً پاکستان میں ٹی وی لانے کا اصل منشا ہی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے ذہنوں سے دین کی عظمت، قرآن وسنّت کا احترام اور ان پر عمل کرنے کا جذبہ ختم کیا جائے، علماء کرام اور اولیاء عظام کی عزت مسلمانوں کے دلوں سے نکالی جائے اور ہمیشہ کے لئے انہیں بے غیرتی، بے حیائی اور دین سے آزادی کی تاریک وادی میں پھینک دیا جائے، جہاں جنسی ہوس پرستی کے لئے ماں، بہن، بیٹی اور اجنبی عورت میں کوئی امتیاز نہ ہو، بلاامتیاز ان سے جنسی خواہش پورا کرنے کی پوری آزادی حاصل ہو، چنانچہ کم از کم ایسے تین چار شرمناک واقعات مختلف ذرائع سے احقر کے علم میں آچکے ہیں، یہ سب ٹی وی کے فحش پروگرام، برہنہ اور نیم برہنہ فلموں کا نتیجہ ہیں۔ اس طرح یہود ونصاریٰ کی طرف سے مسلمانوں کو نہایت عیاری اور مکاری کے ساتھ دین وآخرت سے بے زاری کا ایسا زہر پلایا جارہا ہے کہ ٹی وی دیکھنے والے مسلمانوں کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ دھیرے دھیرے دین وایمان کی حدود پھلانگ کر کفر وفسق کی آغوش میں چلے جائیں۔ العیاذ باللہ!

ٹی وی کی پالیسی کے بارے میں ماہنامہ البلاغ شمارہ اگست ۱۹۹۴ء میں ''اہم تحقیق بابت پروگرام وپالیسی پاکستان ٹی وی'' کے عنوان

Find more at: www.deeneislam.com

سے ایک فکر انگیز مکتوب شائع ہوا تھا، اس میں پاکستان ٹی وی کی یوم تاسیس سے چند ماہ پیشتر ہونے والی ایک خصوصی نشست جو ٹی وی کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالنے کے لئے بلائی گئی تھی، جس میں ان مخصوص فنکاروں، لکھنے والوں اور متوقع پروڈیوسر صاحبان کو مدعو کیا گیا تھا جن سے خصوصی کام لینا تھا، اس نشست میں جناب محترم شمیم احمد صاحب بھی موجود تھے جو آج کل شعبہ اردو، جامعہ کراچی کے پروفیسر ہیں، جنہوں نے بعد میں اس نشست کی روئیداد ایک مقامی اخبار میں شائع کی تھی۔ اس نشست میں کراچی ٹی وی کے جنرل منیجر اوّل جناب ذوالفقار علی بخاری نے پاکستان ٹی وی کے دو بنیادی مقصد بیان کئے تھے، اس کا اقتباس ذیل میں آ رہا ہے، اس کو بغور پڑھیں، خاص طور پر خط کشیدہ عبارات بار بار پڑھیں اور اندازہ کریں کہ اس میں دین وشریعت کے متعلق اور قرآن و سنّت کے صریح احکام اور علماء کرام کے خلاف کتنی گندی زبان استعمال کی گئی ہے، مذہب کو فرسودہ اور مردہ تصورات جیسے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے جو ایک گالی سے کم نہیں، اور قربانی جیسی اہم سنت ابراہیمی اور حرمت شراب پر کس بے باکی سے کیچڑ اچھالا گیا ہے، اور ایسا کر کے نئی نسل کو دین سے نکال کر بے دین بنانے کو ٹی وی کا سب سے اہم اور بنیادی مقصد بتایا ہے اور آج ان کا یہ مقصد ٹی وی کے ذریعہ نہایت کامیابی سے حاصل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کیا اب بھی ہم ٹی وی دیکھنا نہ چھوڑیں گے اور خود کو اور اپنی اولاد و نسل کو ٹی وی کے ذریعے بے دین اور بے حیائی کی مادر پدر آزاد دلدل میں ڈالنا گوارا کریں گے؟ خدارا اس اقتباس کو پڑھیں اور چشم بصیرت سے کام لیں، اپنے

Find more at: www.deeneislam.com

اور اپنے گھر والوں کے دین و ایمان کو مردہ کرنے اور بالآخر ختم کرنے والے خفیہ اور سلو پائیزن سے بچائیں اور اپنی قبر و آخرت کی خیر منائیں۔

اوّل تو اس زمانہ کی جنرل ایوب صاحب کی حکومت کے کارناموں کی گھر گھر تشہیر کرنا تھا اور دوئم بقول ان کے کہ:

آپ کا دوسرا اور سب سے اہم مقصد یہ ہوگا کہ پہلے متوسط طبقہ کو فرسودہ مذہبی تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد کو اس خوبی سے سرانجام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس کا پتہ نہ چلے کہ آپ جدید نسلوں کو مذہبی اثرات سے پاک کرنے کی کوئی مہم چلا رہے ہیں، اگر آپ نے یہ کام کرلیا تو یاد رکھئے کہ ہم ہمیشہ کے لئے مذہبی جنونیوں اور ملاؤں سے اپنی معاشرت اور سیاست کو پاک کردیں گے۔

بنیادی مقاصد بتانے کے بعد بخاری صاحب نے شرکاء محفل کو علیحدہ علیحدہ ہدایات دیتے ہوئے عرض کیا کہ:

میں آپ میں سے ہر لکھنے والے کو اپنے پروگرام کے معاوضے کے علاوہ دو سو روپیہ ماہوار الگ سے دوں گا جو عربی پڑھے گا، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ٹی وی اور ریڈیو سے ایسے افراد بحیثیت عالم دین اور جدید مفکر کی حیثیت میں

Find more at: www.deeneislam.com

پیش کرسکیں جو عربی جانتے ہوں تاکہ تمام ملاؤں کے
اثرات دور کرسکیں جو مذہب کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں
اور جنہیں ہم طوعاً وکرہاً پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ کو
مذہب کی خرافات سے معاشرہ کو نجات دلانے کا کام کرنا
ہے اور اسی لئے ہم اس ادارے کے ذریعے بالکل جدید
ذہنوں کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ نئے میڈیم کے ساتھ نئے
ذہنوں کو نہ صرف فرسودہ اور مردہ تصورات سے نجات
دلانے کے لئے استعمال کیا جائے گا بلکہ اُن کو پوری قوم
کے محسوسات اور طرز فکر کو بدلنا ہوگا، مثلاً ہم ہر سال بقرعید
پر لاکھوں جانور سنت ابراہیمی کے نام پر ضائع کر دیتے
ہیں، ایک تو یہ نہایت درجہ بے رحمی اور شقاوت کی بات
ہے، دوسرے جو غلاظت اور گندگی پورے ملک میں تین
دن تک طاری رہتی ہے وہ قومی معیشت کی بربادی سے بھی
زیادہ افسوسناک ہے۔ آپ لوگ اس قسم کے تہواروں کے
بارے میں یہ احساس نہیں ہونے دیں گے کہ ٹی وی ان
کے خلاف ہے، لیکن نئے ذہنوں میں اس کے خراب

Find more at: www.deeneislam.com

اثرات کو اس طرح جاگزیں کر دیں گے کہ کم از کم وہ خود بڑے ہو کر اس سے محفوظ رہیں۔

اسی طرح شراب کا مسئلہ ہے، غضب خدا کا ان ملاؤں نے اسے بھی حرام کر رکھا ہے، مذہب میں شراب کی خرابیوں کا ذکر ان لوگوں کے لئے کیا گیا ہے جو ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں، نالیوں میں گر جاتے ہیں، مگر بتایئے شراب میرے لئے کیسے حرام ہو سکتی ہے جو اس کے بغیر تخلیقی کام انجام نہیں دے سکتا، وہ تو ایک توانائی پیدا کرتی ہے۔ آپ کو اس قسم کے ڈھکوسلوں کو بھی ختم کرنا ہے، شراب کے لئے گنجائش نکالنا اسی طرح ممکن ہوگا کہ آپ مثبت کرداروں کے ساتھ اس کو شامل کر کے ایسے افراد کی خوبیوں کو اجاگر کیجئے اور انہیں انسانی خوبیوں سے زیادہ مزین دکھایئے۔

اس کے بعد بخاری صاحب ان افراد کی طرف متوجہ ہوئے جن کو پروڈیوسر ہونا تھا اور فرمایا کہ:

آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت اور تضاد کردار کے لئے منفی ڈرامہ کرداروں کے لئے داڑھی

Find more at: www.deeneislam.com

لگائیے، مضحکہ خیز کرداروں اور افراد کو مشرقی لباس پہنائیے۔ یہ یاد رکھئے کہ آپ کو اپنے تمام کرداروں اور اناؤنسروں کو وہ لباس پہنانا ہے جو ہمارے ترقی یافتہ معاشرے میں سو سال بعد رائج .دنا چاہئے اور جواب ایک فیصد اوپر کے طبقہ میں رائج ہے۔

گو کہ یہ ہدایات بخاری صاحب کے لبوں سے جاری ہوئی تھیں مگر حقیقت میں یہ اس بنیادی پالیسی کا حصہ تھیں جس کو مغرب زدہ لادینی نوکر شاہی اور صاحب اقتدار طبقہ نے تشکیل دیا تھا اور جس کے حصول کے لئے کروڑوں ڈالر قرض لے کر ٹی وی میڈیا کو وطن عزیز میں لایا گیا، یہی وجہ ہے کہ گزشتہ پچیس سال سے اس پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہماری نوجوان نسل کو اسلامی اقدار و مشرقی تصورات سے بیگانہ اور مغربی تہذیب کا دلدادہ بنایا جا رہا ہے اور جو تھوڑی بہت رکاوٹیں آپ بزرگان دین نے اس پالیسی کی تکمیل میں حائل کی تھیں، ہماری مغرب زدہ نوکر شاہی نے پرائیویٹ چینلز (CNN, STN, PTN) وغیرہ کی نشریات کی اجازت دے کر ان رکاوٹوں کو عبور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ انٹرنیشنل کیونیکیشن یونین کے معاہدہ کا سہارا لے کر مصنوعی سیارہ (سیٹلائیٹ) کے ذریعہ کئی مغربی ٹی وی چینلز کی نشریات کو پاکستان کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے، اس طرح ڈش انٹینا اور کیبل کے ذریعہ مغربی غلاظت بغیر کسی روک ٹوک کے دیکھی جا سکتی ہے، اور اب ایک منظم سازش کے تحت ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک کو

Find more at: www.deeneislam.com

دھیرے دھیرے سستا اور عام کیا جا رہا ہے، یہاں ہم آپ کی توجہ ایک ایسے مغربی ٹی وی چینل کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں جو چوبیس گھنٹے جنسی ہیجان سے بھرپور نیم عریاں مغربی ناچ گانے نشر کرتا رہتا ہے۔

حضرات گرامی! یہاں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ ایک کھلی حقیقت ہے اور آپ ہمارے معاشرہ میں ہونے والی اس خطرناک سازش کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔ اس روئیداد کو دہرانے کا مقصد آپ کے سامنے اس امر کی وضاحت کرنی تھی کہ ہماری لادینی، مغرب زدہ نوکر شاہی اور پالیسی ساز حکام بالا کے اداروں نے ہماری نئی نسل کو طاغوتی مغربی تہذیب کا غلام رکھنے کے لئے کیسے کیسے مکروفریب کے جال بچھا دیئے ہیں اور یہ سب کچھ عالمی کفر کے اشاروں اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ اس تہذیب کے خلاف معاشرہ میں باقی ماندہ قوت مدافعت کو بھی ختم کر دیا جائے۔

خدارا کچھ کیجئے! ہمیں اور ہماری نسل کو ان شیطانوں اور ان کی سازشوں سے بچایئے! اگر آپ حضرات نے پوری قوت اور حکمت کے ساتھ اس کو نہ روکا تو اس خطہ ارض میں بزرگان دین کی اسلامی کوششیں عالمی کفر کے آگے دب کر رہ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہمیں آپ کی انفرادی کاوشوں، احساسات و جذبات کا ادراک ہے، جمعہ کے خطبات و دیگر دینی اجتماعات کے دوران آپ کی تقاریر و قراردادوں میں اکثر و بیشتر یہی موضوع زیر بحث ہوتا ہے جس کا ذکر کبھی کبھار اخبارات کے اندرونی صفحات میں چند سطروں میں آ جاتا ہے، مگر افسوس کہ یہ کافی نہیں۔ اس شب و روز شیطانی و

Find more at: www.deeneislam.com

طاغوتی سازشوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے ایک منظم و مسلسل جدوجہد درکار ہے، جو چند دنوں و ہفتوں کے لئے نہ ہو بلکہ مکمل کامیابی کے حصول تک جاری و ساری رہے اور یہ اہم دینی فریضہ آپ جیسے متقی اور صالح بزرگان دین کی سربراہی و نگرانی میں ہی انجام دیا جاسکتا ہے۔

یہاں اس امر کی نشاندہی ضروری ہوگی کہ اس جدوجہد میں آپ تمام مکاتب فکر اور مسالک (دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث و اہل تشیع) کے علماء کرام شانہ بشانہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر "نہی عن المنکر" کے فریضہ کو انجام دیں، کیونکہ یہ کسی خاص گروہ کے لئے نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے، جیسا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی دعوت حق اصلاح کے لئے اٹھتی ہے تو اس کی ناکامیابی کی بنیادی وجہ اتحاد کا فقدان ہی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا متحد ہونا ازحد ضروری ہوگا۔ خدارا! آپ علی الاعلان ثابت کردیں کہ آپ ہرگز ہرگز اس سرزمین پر ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، انشاء اللہ العزیز نصرت الٰہی آپ کے قدم چومے گی۔

آخر میں ایک بار پھر ہم آپ بزرگان دین سے مؤدبانہ استدعا کرتے ہیں کہ جلد سے جلد اس جدوجہد کا مربوط و منظم انداز سے آغاز کریں اور قوم کو ان شیطانوں اور ان کی تہذیب سے نجات دلائیں بہت سی امیدیں وابستہ کرکے ہم آپ کے در پر حاضر ہوئے ہیں، کیونکہ امت مسلمہ آپ کو ہی علوم نبوت کا وارث اور منصب قیادت و سیادت کا حامل سمجھتی ہے، آپ کے پاس کیا کچھ نہیں، اللہ کی ذات پر اعتقاد و اعتماد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Find more at: www.deeneislam.com

سے روحانی نسبت، خالق ارض وسما کا دیا ہوا منشور قرآنی، عامۃ المسلمین کی بے پایاں عقیدت ومحبت، مدارس ومساجد جیسے مراکز روحانی وعلمی متوسلین و طلبہ کی بے پناہ قوت اور آپ کی اہلیت ودیانت، استقامت، بصیرت یہ سب ہتھیار آپ کے پاس ہیں، ان ہتھیاروں سے لیس ہوکر آپ اپنی ملّت کو عالمی کفر اور ان کے اس لادینی مغرب پرست گماشتوں کی غلامی سے آزاد کرائیں جنہوں نے پورے وجود ملی کو داغ دار بنا رکھا ہے۔

ہم نے اپنا یہ مقدمہ اس معروضے کی شکل میں آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا معاون ومددگار ہو۔ آمین۔

والسلام

ڈاکٹر وسیم اختر پی ایچ ڈی (کینیڈا) کیمیکل انجینئرنگ

ایسوشیئیٹ پروفیسر، این ای ڈی، انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی

بیگم وسیم اختر ایم اے (ہسٹری) ایم اے (سیاسیات) بی ایڈ،

بیگم ڈاکٹر محمد انیس صدیقی ایم اے (انگلش) ایم ایڈ، ٹی ای ایف ایل (امریکہ)، (ریٹائرڈ) ایسوشیئیٹ پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن (جامعہ سندھ)

﴿بشکریہ البلاغ﴾

بر رسولوں بلاغ باشد و بس

یعنی

پیغمبروں کے ذمہ خدائی احکام پہنچا دینا ہے،

عمل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

Find more at: www.deeneislam.com